بسمہ سبحانہ

مسئلہ تحریف قرآن پر ایک نظر

پیش کش

میر مراد علی خان

شیعہ اور عقیدۂ تحریف قرآن

عالم تشیع کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ شیعوں میں ''مذہبی حیثیت'' سے کسی دور میں نہ تحریف قرآن کا عقیدہ تھا اور نہ آج ہے۔ہم تو قرآن کریم کے ''ب'' کے نقطے کو تک نہیں چھوڑ سکتے۔ دو چار افراد اگر کسی قسم کا تصور رکھتے ہیں تو وہ انکا ذاتی نظریہ ہے جسے مذہبی عقیدہ کا نام نہیں دیا جاسکتا ہے۔ مذہبی عقیدہ کے لئے حسب ذیل ارشادات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

(۱) حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ''ہم نے بندوں کو حکم نہیں بنایا بلکہ قرآن کو حکم بنایا ہے اور قرآن وہی ہے جو بین الدفتین مسطور ہے۔ وہ زبان سے نہیں بولتا بلکہ اس کے لئے ترجمان کی ضرورت ہے''۔ (نہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۷ رحمانیہ مصر)

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''قرآن کلام خدا، کتاب خدا اور وحی وتنزیل خدا ہے یہی وہ کتاب ہے کہ جس کے قریب بھی باطل کا گذر نہیں ہے، نہ اب کوئی اس کو باطل قرار دینے والا ہے اور نہ ہی پہلے تھا یہ حکیم وحمید خدا کا نازل کردہ ہے''۔ (امالی الشیخ الصدوق ص ۵۴۵ طبع ایران)۔

آج قرآن مجید کے متعدد قلمی نسخے حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ، اور امام زین العابدینؑ کے قلم مبارک سے لکھے ہوئے ابھی تک کتاب خانہ امام رضا مشہد مقدس ایران میں محفوظ ہیں جن کی ترتیب بعینہ موجودہ قرآن کے عین مطابق ہے۔ آج کسی شیعہ مسجد، امام بارگاہ، اور گھر میں دعوت عام ہے کہ جا کر دیکھیں کہ آیا اس قرآن میں اور جو اہل سنت کے ہاں ہے اُس میں کسی قسم کی تبدیلی پائی جاتی ہے۔ اس کے باوجود شیعہ پر تحریف قرآن کا الزام لگانا پرلے درجے کی حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ حسب ذیل علماء شیعہ نے انکار تحریف کیا ہے۔

۱۔ شیخ المحدثین ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین الصدوق (متوفی ۳۸۱ھ) جنہوں نے انکار تحریف کو مذہب کے ضروریات میں قرار دیا (حاشیہ باب حادی عشر)۔

۲۔ عمید الطائفہ محمد بن محمد بن النعمان المفید (۴۱۳ھ) کتاب اوائل المقالات۔

۳۔ الشریف المرتضیٰ علم الہدیٰ علی بن الحسین (۴۳۶ھ) اجوبۃ المسائل السطر المبیات۔

۴۔ شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (۴۶۰ھ) مقدمہ تفسیر البیان جلد ا ص ۳

۵۔ ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی (۵۴۸ھ) مجمع البیان جلد ا ص ۱۵۔

۶۔ جمال الدین ابومنصور الحسن بن یوسف بن المطہر الحلی (۷۲۶ھ) اجوبۃ المسائل المہنا دیہ۔

۷۔ محقق احمد اردبیلی (۹۹۳ھ) مجمع الفائدہ جلد ۲ ص ۲۱۸۔

۸۔ الشیخ الکبیر کاشف الغطاء (۱۲۲۸ھ) کشف الغطاء کتاب القرآن من الصلوٰۃ۔

۹۔ السید شرف الدین العاملی (۱۳۸۱ھ) فی المہمہ ص ۱۶۳۔

۱۰۔ السید محسن الامین العاملی۔ (۱۳۸۱ھ) اعیان الشیعہ جلد ا ص ۴۱۔

۱۱۔ السید العلامہ الطبا طبائی (۱۴۰۲ھ) تفسیر المیزان جلد ۱۲ ص ۱۰۶۔۱۳۷۔

۱۲۔ السید الخمینی۔ تہذیب الاصول جلد ۲ ص ۱۶۵۔

۱۳۔ السید ابوالقاسم الخوئی (۱۴۱۳ھ) البیان ص ۲۱۵، ص ۲۵۴۔

(نوٹ: حوالے ۱ تا ۱۳ ماخوز کتاب رمضان ۱۴۱۸ھ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ۔طبع تنظیم المکاتب ہندوستان)

'بہر کیف جو بھی ہو واقعہ یہ ہے کہ قرآن جمع کرنے کا کام شروع ہوا اور بجائے اسکے کہ یہ کام حفاظ کے سپرد کیا جاتا انکے سپرد کیا گیا جن کو لا و نعم ،تذکیرو تانیث وغیرہ کی تمیز نہیں تھی اور قرآن کے معنی ومطالب سے ایسے بے بہرہ تھے کہ زندگی کی آخری ساعت میں ابوبکر یہ افسوس کرتے ہوئے پائے گئے کہ'' کاش میں رسولؐ اللہ سے بھتیجی اور پھوپی کی میراث کے متعلق دریافت کرتا (تاریخ طبری حصہ دوم صفحہ ۲۵۴،مسعودی جلد دوم صفحہ ۲۳۶)''۔اس عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ اولاً مکی ومدنی آیتیں اور سورتیں اس طرح خلط ملط ہوئیں کہ ایک کا دوسرے سے تمیز کرنا مشکل ہے۔سورۂ اقراء کی اول آیت جو رسولؐ اکرم پر نازل ہوئی وہ تیسویں پارہ میں ہے۔ اکملت لکم دینکم جو قرآن کی آخری آیت ہونا چاہئے وہ چھٹے پارہ میں آگئی۔ لا و نعم کی تمیز سے یہ کاتب قرآن ایسے بے بہرہ تھے کہ جہاں لا ہونا چاہئے تھا اُس کو بھول کر قرآن کے معنی ہی کو بدل کر رکھدیا۔

ملاحظہ ہو سورہ بقرہ آیت ۱۸۴۔و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین ۔یعنی جس کو طاقت ہو اور وہ روزہ نہ رکھے اسکو ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے۔حالانکہ یہ حکم اُسکے لئے ہے جس کو طاقت نہ ہو اور لا یطیقونه کے عیوض یطیقونه لکھدیا۔

دوسری مثال سورہ الانفال آیت ۲۷۔ یا ایها الذین امنو لا تخونو الله والرسول وتخونوا امنٰتکم۔ وانتم تعلمون یعنی اے ایمان دار ومت خیانت کرو اللہ ورسولؐ کے ساتھ اور خیانت کرو اپنے امانتوں کے ساتھ جان بوجھکر۔یہاں بھی کاتبین قرآن جو دوسرا تخونوا کے قبل لا تھا اُسکو بھول گیا۔اگر کوئی صاحب بات بنادیں کہ لا تخونو میں اول لا کا لفظ کافی تھا اور فصاحت کے معنی اقلال لفظ بے اخلال معنی ہیں تو قرآن کی فصاحت ذیل کے آیات میں ملاحظہ کیجئے لا تاخذ بلحیتی ولا براسی ۔ سورۃ طٰہٰ آیت ۹۹ میری داڑھی اور سر کو مت پکڑو یہاں صرف یہ کافی ہوتا اور معنی میں کوئی خلل نہیں ہوتا لہذا ''لا'' اور ''ب '' راسی کے قبل زائد ہے۔

یالا رطب ولا یابس ، ولا سنة ولا نوم ۔ایسے کئی مقامات ہیں جہاں 'لا'' آیا تو تکرار یقیناً ہوئیے۔

تیسری مثال سورۃ بلد پڑھئے پہلی آیت **لااقسم بهذا البلد** یہ لا زائد کہاں سے آگیا جلال الدین سیوطی تفسیر جلالین جلد ۷ ص ۲۷۲ میں لکھتے لا زائدة

سورۃ التوبۃ آیت ۶۴ کہ **یحذر المنٰفقون ان تنزل علیهم سورة تنبیئهم۔ بما فی قلوبهم۔ قل استهزؤا ان الله مخرج ما تحذرون** ۔یعنی منافقین ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی سورہ نازل ہوجائے جو انکو جو کچھ منافقین کے دل میں ہے بتادے،

(اے رسولؐ) آپ کہہ دیجئے کہ تم مسخرا پن کئے جاؤ بے شک جس سے تم ڈرتے ہو خدا اُسے ظاہر کردیگا''۔اس آیت کے تحت میں عبداللہ ابن عباس سے تفسیر **معالم التنزیل** علامہ بغوی ص ۵۶۹ طبع دار ابن حزم میں نقل کیا ہے **قال عبدالله ابن عباس انزل الله تعالی ذکر سبعین رجلا من المنافقین باسما ئهم۔ واسماء ابائهم ثم نسخ ذکر الاسماء رحمة للمومنین لئلا یعیرون بعضهم بعض لان اولادهم کانو ا مومنین** یعنی عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بہتر منافقین کے نام مع ولدیت کے نازل ہوئے تھے پھر مسلمانوں پر محض مہربانی کی وجہ سے وہ نام منسوخ ہوگئے

کہ ایک دوسرے پر طعن نہ کر سکے کیونکہ اُن کی اولاد مسلمان ہوگئی تھی''۔القصہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے نام مع ولدیت بتلا دیا تھا اور وہ رسولؐ اللہ کے آخر وقت تک موجود تھے۔مگر جب ابوبکر خلیفہ ہوگئے تو صرف اس بہانے سے کہ قرآن کو یکجا کیا جائے اس کو مٹا دیا۔حالانکہ زمانہ رسولؐ اکرم میں حضرت علیؑ نے قرآن مجید کو جمع کیا اور باگاہ رسالت میں پیش کیا (تاریخ الخلفاء،جلال الدین سیوطی صفحہ ۱۷۱)۔قرآن جس طرح نبی اکرمؐ پر نازل ہوا۔آپؐ نے اسے محفوظ اور مرتب شکل میں اُمت کو دیدیا اور یہ مصحف (قرآن) رسولؐ اللہ کی زندگی میں لکھا ہوا مرتب شکل میں بھی موجود تھا۔(احسن البیان ''ترتیب قرآن''

قسط نمبر ۲ ڈاکٹر فرحت جمشید ہیوسٹن،ٹیکساس امریکہ طبع اردو ٹائمز،نیویارک مورخہ ۹/آگست ۲۰۰۱ء۔والسلام

خادم

میر مراد علی خان

۱ قرآن میں چار حروف غلط ہیں۔المصاحف ابی بکر عبداللہ بن ابی داود سلیمان لبنان۔ص ۴۲ تا ۴۳

۲ سورۃ الحمد میں عمر ابن خطاب نے اضافہ کیا صراط الذین انعمت کے بدلے میں صراط من انعمت، علیھم المغضوب علیھم و غیر الضالین۔المصاحف ابی بکر عبداللہ بن ابی داود سلیمان لبنان۔ص ۶۰

۳ قرآن میں لفظی تحریف کی گئی ۔فیض الباری علی صحیح البخاری الجزالثالث۔ص ۳۹۵

۴ آیت رجم موجودہ قرآن میں نہیں ہے ۔مسند الامام احمد بن حنبل جلد السادس۔ص ۳۶۹

۵ صحابہ کی رائے کے خلاف اگر کوئی آیت ہو تو اس کو منسوخ جانو۔اصول الکرخی امام عبیداللہ بن حسن کرخی ص ۲۴

۶ سورۃ الحمد میں عمر ابن خطاب غیر الضالین پڑھتے تھے۔الدر المنثور سیوطی الجزاول ص ۱۵

۷ عائشہ کہتی ہیں کہ ''رجم اور رضاعت کی آیت قرآن میں نازل ہوئی تھی وہ ایک کاغذ میں میرے بستر کے نیچے رکھی تھی جب رسولؐ اللہ کی وفات ہوئی اور ہم مشغول ہوئے تو گھر میں ایک بکری گھس گئی اور اس نے وہ کاغذ کھالیا''۔ سنن ابن ماجہ (اردو) اعتقاد پبلشنگ ہاوس دہلی جلد اول صفحہ ۵۴۳۔

۸ عائشہ سے روایت ہے کہ آیت عشر رضاعات معلومات اور معنی اس کے دس گھونٹ معلوم کے یہ ہے حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر منسوخ ہوگئی پہلی آیت سے یعنی پانچ گھونٹ خمس معلومات پھر وفات پائی رسولؐ اللہ نے اور وہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی مگر اب قرآن میں یہ آیت نہیں ہے۔سنن نسائی شریف مترجم اعتقاد پبلشنگ ہاوس دہلی۔جلد دوم کتاب النکاح ص ۴۲۲۔

۹ سورہ آل عمر آن آیت ۱۴۴: عبداللہ ابن مسعود اور ابن عباس کی قراۃ میں ''الرسل ''نہیں '' رسل ''تھا۔تفسیر عثمانی ترجمہ شیخ الہند محمود الحسن تفسیر شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی، جلد اول ص ۲۲۹۔

۱۰ سورہ النساء آیت ۱۲: متعدد صحابہ کی قرآۃ وله اخ او اخت کے بعد من الام کا کلمہ صریح موجود تھا جواب نہیں ہے۔ایضاً ص ۲۵۹۔

۱۱ سورہ الانعام آیت نمبر ۱۵۸ ابن المنیر وغیرہ محققین کے نزدیک۔لا ینفع نفساً ایمانھا او کسبھا خیرا لم تکن آمنت من قبل اولم تکن کسبت فی ایما نھا خبراً تھا۔''او کسبھا خیرا '' اب نہیں ہے۔ایضاً۔ص ۴۴۳

۱۲ سورہ مریم آیت ۵۵ عبداللہ ابن مسعود کے مصحف میں اہلہ کی جگہ قومہ تھا جواب نہیں ہے۔ایضاً،جلد دوم ص ۶۹۔

۱۳ سورہ النور آیت ۲: آیت رجم پہلے قرآن میں تھی جواب نہیں ہے۔ایضاً،جلد دوم ص ۱۷۳۔

۱۴ سورۃ العنکبوت آیت ۱۱:ابن عباس کے نزدیک لیعلمن اللہ کے بجائے لیرین اللہ ۔حوالہ تفسیر ابن کثیر،ایضاً،ص ۲۹۸۔

۱۵ سورہ احزاب آیت تطہیر بحوالہ مسند احمد پنجتن پاک کے نام صریحاً۔ایضاً،ص ۳۵۳۔

۱۶ سورہ احزاب آیت ۶: ابن ابی کعب کی قرآت میں آیت النبی اولیٰ بالمومنین کے ساتھ و ھو اب لھم تھا۔ایضاً ص ۳۴۳۔

۱۷ سورہ یسٰین آیت ۳۵: لیا کلوا من ثمرہ و ما عملتہ ایدیھم افلا یشکرون ابن مسعود کی قرات میں ''مما عملتہ ایدیھم'' ہے۔ایضاً ص ۴۰۶۔

۱۸ سورہ والصافات آیت ۱۳۰: سلام علیٰ اِل یاسین؛بعض نے اسکو آل یسین بھی پڑھا ہے۔ایضاً ،۴۲۷۔

۱۹ سورہ الزمر آیت ۵۳:'' ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا'' کو ''لمن یشاء'' کے ساتھ مقید سمجھنا۔ایضاً ص ۴۶۰۔

۲۰ سورہ المومن آیت ۶: انھم اصحاب النار کو لانھم سے معنی لی گئی ہیں۔ایضاً،ص ۴۶۸۔

۲۱ سورہ الشوریٰ آیت ۲۳: قربیٰ سے مراد بعض علماء نے اہلبیت نبوی کی محبت مراد لی ہے۔ایضاً،ص ۵۱۲۔

۲۲ سورہ الحدید آیت ۲۹ '' لئلا یعلم اصل میں'' لکی یعلم'' ہے۔ایضاً،ص ۶۵۳۔

۲۳ سورہ طلاق آیت ۶:اسکنو ھن من حیث سکنتم من وجد کم۔مصحف ابن مسعود میں یہ آیت اس طرح تھی اسکنو ھن من حیث سکنتم وانفقو علیھن من وجد کم ۔ایضاً،ص ۷۰۰۔

۲۴ معوذتین(قل اعوذ برب الفلق اور والناس) ابن مسعود ان دوسوروں کو اپنی مصحف میں نہیں لکھتے تھے۔ایضاً،۸۶۰۔

۲۵ معاذ اللہ آنحضرتؐ پر ایسی کیفیت طاری ہوتی تھی کہ ایک کام کیا نہیں اور خیال ہوتا تھا کر چکے ہیں، کئی مرتبہ نماز میں سہو ہو گیا۔ یضاً،ص ۸۶۰

۲۶ زید بن ثابت نے جب قرآن جمع کیا دور ابوبکر میں تو ہر آیت کے لئے دو گواہ طلب کرتے تھے صرف ابی خزیمہ انصاری کی ایک گواہی کافی سمجھتے تھے۔اتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین السیوطی طبع ادارہ اسلامیہ لاھور پاکستان ۱۹۸۲ء جلد اول ص ۱۵۷۔

۲۷ جب عمر ابن خطاب نے آیۃ رجم پیش کی تو اسے نہیں لکھا کیونکہ اس بار ے میں تنہا عمر کے سوا اور کوئی شہادت بہم نہیں پہنچی۔ایضاً،ص ۱۵۷۔

۲۸ جب کفار مکہ رسولؐ اکرم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا'' اے محمدؐ ! آؤ اور چل کر ہمارے دیوتاؤں کو چھولو اور ہم تمھارے ساتھ تمہارے دین میں داخل ہو جائیں''(معاذ اللہ) رسولؐ اللہ دل سے چاہتے تھے کہ اُن کی قوم کسی طرح اسلام قبول کر لے اس لئے آپؐ کا دل اُن کی بات پر مائل ہو گیا اُس وقت خدواند کریم نے آیت نازل فرمایا'' وان کادو لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک ''۔ ایضاً،ص ۸۲۔

۲۹ سورہ براءۃ طوالت میں سورۃ البقرہ کے ہم پلہ تھی۔سورہ براءت میں اس وقت ۱۲۹ آیات ہیں۔اور سورہ بقرہ میں ۲۸۶ آیات ہیں۔ ایضاً،ص ۱۷۴۔

۳۰ ابن مسعود نے چونکہ اپنے مصحف میں معوذتین کو نہیں لکھا ہے اس لئے اُس میں ۱۱۲ سورتیں ہیں اور ابّی بن کعب کے مصحف میں ۱۱۶ سورتیں ہیں اس لئے کہ اُنہوں نے آخر میں سورالحفد اور الخلع دو سورتیں بڑھادی ہیں۔ایضاً،ص ۱۷۴۔

۳۱ حدثنا اسمٰعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کہ ابن عمر نے کہا'' بیشک تم لوگوں میں سے کوئی شخص یہ بات کہے گا کہ'' میں نے تمام قرآن اخذ کر لیا ہے''۔ بحالیکہ اُسے یہ بات معلوم ہی نہیں کہ تمام قرآن کتنا تھا۔کیونکہ قرآن میں سے بہت سا حصہ جاتا رہا''۔الاتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین سیوطی جلد دوم،صفحہ ۶۴۔

۳۲ عن عائشہ فرمایا'' رسولؐ اللہ کے ایام میں سورۃ الاحزاب دوسو آیتوں کی پڑھی جاتی تھی پھر جس وقت عثمان نے مصاحف لکھے اُس وقت ہم نے اس سورت میں بجز موجودہ مقدار(۷۳ آیات) اور کچھ نہیں پایا۔ایضاً،جلد دوم،صفحہ ۶۴۔

۳۳ زر بن حبیش نے کہا کہ اُن سے اُبی بن کعب نے دریافت کیا'' تم سورۃ الاحزاب کو کس قدر شمار کرتے ہو؟''۔ زر بن حبیش جواب دیا'' بہتر (۷۲) یا تہتر (۷۳)'' ۔اُبی بن کعب نے کہا'' اگر چہ یہ سورا لبقرہ (۲۸۶ آیات) کے معادل تھی۔اور اگر چہ اس میں آیت رجم کی قرأت کیا کرتے تھے''۔زر نے دریافت کیا آیت رجم کیا تھی''۔ابی بن کعب نے کہا'' اذا زنا الشیخ والشیخة فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم۔الاتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین سیوطی، جلد دوم، صفحہ ۶۴۔

۳۴ ابن ابی حمید عن حمیدۃ بنت ابی یونس اُس نے کہا'' میرے باپ نے جس کی عمر ۸۰ سال کی تھی مجھ کو عائشہ کے مصحف سے پڑھ کر سنایا'' ان الله ملائکته۔۔۔ '' وعلی 'الذین یصلون الصفوف الاول''۔راویہ نے کہا یہ آیت عثمان کے مصاحف میں تغیر کرنے سے قبل یوں ہی تھی۔ ایضاً، جلد دوم، صفحہ ۶۵۔

۳۵ ابی موسٰی الاشعری نے کہا ایک سورہ، سورۃ براءت کی مثل نازل ہوئی تھی۔پھر وہ سورہ اٹھالی گئی (دور عثمان میں) اور اس میں سے مجھ کو اتنا حصہ یاد رہا'' ان الله سیودهذا الذین باقوام لاخلاق۔۔۔۔الخ''۔ایضاً، جلد دوم، صفحہ ۶۵۔

۳۶ ابن ابی حاتم نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کہ ہے کہ اُنہوں نے کہا'' ہم ایک سورہ پڑھا کرتے تھے کہ جس کو ہم مسبحات سورتوں میں سے ایک سورۃ کے مشابہ قرار دیتے تھے ہم اس کو بھولے نہیں بجز اس کے کہ میں اُس میں سے اتنا ہے یاد رکھا ہے یا ایها الذین آمنو الا تقولو مالا تفعلون فتکتب شهادة فی عناقهم فتألون عنها یوم القیامة۔ ایضاً، جلد دوم، صفحہ ۶۵۔

۳۷ عدی بن عدی نے کہا کہ عمر نے کہا ہم لوگ پڑھا کرتے تھے'' لا ترغبوا عن اٰبائکم فانه کفربکم ''جواب نہیں ہے۔ایضاً، جلد دوم، ص ۶۶۔

۳۸ عمر ابن خطاب نے عبدالرحمٰن بن عوف سے سوال کیا'' کیا قرآن میں یہ نہیں تھا'ان جاهدو کما جهدتم اول مرة'' کیونکہ ہم اس کو نہیں پاتے''عبدالرحمٰن نے جواب دیا ہاں یہ بھی منجملہ اُن آیات کے حذف ہوگئی ہے جو کہ قرآن میں سے حذف کی گئیں۔ایضاً ، جلد دوم، صفحہ ۶۶۔

۳۹ حسین بن المناری نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں بیان کیا ہے کہ منجملہ اُن چیزوں کے جن کی کتابت قرآن سے نکالدی گئی ہے مگر اس کی یاد دلوں سے اُٹھائی نہیں گئی۔نماز وتر میں پڑھی جانے والی قنوت کی دو سورتیں ہیں اور وہ سورۃ الخلع اور سورۃ الحقد کہلاتی ہیں۔
الاتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ ادارہ اسلامیات لاہور طبع آگست ۱۹۸۲ء جلد دوم صفحہ ۶۶۔

۴۰ مستدرک میں حذیفہؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا'' جوتم پڑھتے ہواُس کا ایک چہارم ہے''یعنی سورہ براءت کا۔ایضاً،جلد دوم،٦٦۔

۴۱ صحیحین میں انس کی روایت سے اُن بیر معونہ کے اصحاب کے قصہ میں جوقتل کردئے گئے تھے بارے میں کچھ قرآن نازل ہوا تھااور ہم نے اُس کو پڑھا بھی یہاں تک وہ نکالدیا گیااوروہ قرآن یہ تھا'' انبلغو اعناقومنا انا یقینا ربنا فرضی عنا و أرضنا۔ ایضاً،جلد دوم،ص٦٦۔

۴۲ ابن الضریس نے کتاب فضائل القرآن میں یعلی بن حکیم کے واسطہ سے زید بن اسلم کی یہ روایت درج کہ ہے کہ'' عمر بن خطاب نے لوگوں کوخطبہ سنانے کے اثناء میں کہا'' تم لوگ آیت رجم کے بارے میں کوئی شکایت نہ کرو کیونکہ یہ آیت حق ہے اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ اُس کومصحف میں بھی لکھدوں پھر میں نے اُبی بن کعب سے اس کے متعلق رائے لی تو اُنہوں نے کہا'' کیا جس وقت میں (اُبی بن کعب) اس آیت کی قرات رسولؐ اللہ سے سیکھ رہا تھا اُس وقت تم ہی (یعنی عمر بن خطاب) نے آکر میرے سینہ پر ہاتھ نہیں مارا اور یہ نہیں کہا'' تو رسولؐ اللہ سے یہ آیت رجم پڑھنا سیکھتا ہے اور لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ گدھوں کی طرح اس کام (زنا) میں مشغول رہتے ہیں''۔(واضح رہے یہ زمانہ رسولؐ کی حالت ہے)۔ایضاً،جلد دوم،صفحہ ٦٨ تا٦٩۔

۴۳ طبرانی نے عمر ابنؓ خطاب سے مرفوعاً روایت ہے کہ قران کے دس لاکھ ستائیس حروف ہیں۔ایضآ،جلد اول،١٨٧۔

۴۴ بہت سے لوگوں نے قرآن کے کلمات کا شمار ستتر ہزار نوسو تینتیس (٧٧٩٣٣) بتایا ہے۔بعضوں نے ہزار کے عدد سے نیچے چار سو سینتیس (٤٣٧) کچھ لوگوں نے دوستتر (٢٧٧) کلمات بیان کئے ہیں۔ایضاً،جلد اول،ص١٨٧

۴۵ ابن الفریس نے عثمان بن عطا کے طریق پر بواسطہ اُس کے باپ عطا کے ابن عباس سے روایت کہ ہے کہ اُنھوں نے کہا'' قرآن مجید کی جملہ آیتیں چھ ہزار چھ سو سولہ (٦٦١٦) اور قرآن کے تمام حروف کی تعداد تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکھتر (٣٢٣٦٧١)۔مگر پھر اس تعداد کے بارے میں اُن کے آپس میں اختلاف ہوگیا ہے۔بعض لوگوں کچھ زیادہ، چند اصحاب نے دوسو چار آیتیں زائد بتائی ہیں اور کئی اقوال میں دوسو کی تعداد سے اوپر ہونی والی آیتوں دوسو چودہ، دوسو اُنیس، دوسو پچیس اور دوسو چھتیس آیتیں کہا گیا ہے۔الاتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین سیوطی اول،صفحہ ١٧٩۔نوٹ:(واضح رہے کہ عمر ابن خطاب کے قول کے بموجب دس لاکھ ساتئیس ہزار حروف تھے)

۴۶ ترمذی نے عمرو بن ابی سلمۃ سے اور ابن جریر وغیرہ نے ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت آیۂ کریمہ''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا'' کا نزول ہوا اس وقت فاطمہؑ،علیؑ،حسنؑ،اور حسینؑ کو بلا کر ایک چادر کے نیچے ڈھانپ لیا اور فرمایا'' **واللہ یہی لوگ میرے اہل بیتؑ ہیں**۔پس بار

الہا! تو ان سے ناپاکی کو دور کر اور ان کو ایسا پاک بنا دے جیسا کہ پاک بنانے کا حق ہے''۔ ایضاً، جلد دوم، ص ۴۹۰۔

۴۷ ابونعیم نے کتاب الحلیہ میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا'' بے شک قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے پس ان میں سے کوئی حرف ایسا نہیں جس کا ظاہر اور ایک باطن نہو۔ **بلاشبہ علیؑ ابن ابی طالب کے پاس اُس میں کے ظاہر اور باطن دونوں ہیں**''۔ ایضاً ، جلد دوم، صفحہ ۴۶۰۔

۴۸ سب سے زیادہ روایتیں تفسیر قرآن کے متعلق علیؑ ابن ابی طالب سے وارد ہوئی ہیں۔ ابی بکر سے حدیث کی قلت ہے اور تفسیر قرآن کے بارے میں بہت کم اقوال ہے جو تعداد میں دس سے بھی آگے نہ بڑھتے ہوں گے۔ اور حضرت علیؑ سے بکثرت آثار تفسیر کے بارے میں مروی ہیں۔ ایضا، جلد دوم، ص ۴۵۹۔

۴۹ معمر نے وہب بن عبداللہ سے اور وہب نے ابی الطفیل سے روایت کہ ہے کہ اُس نے کہا'' میں نے علیؑ ابن ابی طالب کو خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور کہہ رہے تھے کہ تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ کیونکہ واللہ تم جس بات کو دریافت کرو گے میں تم کو اُس کی خبر دونگا۔ اور مجھ سے کتاب اللہ تعالیٰ کی نسبت پوچھو اس لئے واللہ کوئی آیت ایسی نہیں جس کی بابت مجھ کو یہ علم نہ ہو کہ آیا وہ رات میں اُتری ہے یا دن میں اور ہموار میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ میں''۔ الاتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین سیوطی، جلد دوم ص ۴۶۰۔

۵۰ بخاری نے ابن ابی ملیکہ کے طریق پر ابن عباس سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا'' ایک دن عمر ابن خطاب نے اصحاب رسولؐ سے دریافت کیا تمہارے خیال میں یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی'' ایود احد کم ان تکون له جنة من نخیل واعناب ''صحابہ نے کہا اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ عمر بن خطاب اس جواب کو سن کر خفا ہوئے اور انہوں نے غصے سے کہا'' صاف کہو ہم نہیں جانتے''۔ ایضاً بخاری جلد دوم کتاب التفسیر باب ایود احد کم ۶۰۸، حدیث ۱۶۴۵۔ ص ۴۶۲۔

۵۱ جب مصحفوں کو عثمان بن عفان نے تیار کر لیا تو اس کے نسخے ہر ایک ملک بھجوایا اور اسکے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا تھا سب کو جلانے کا حکم دیا۔ بخاری جلد دوم کتاب التفسیر باب جمع القران حدیث ۲۰۸۹، ص ۱۰۹۳

۵۲ عبداللہ بن مسعود اور اُبی بن کعب کے مصحف میں فما استمتعتم منهن کے بعد الیٰ اجلٍ مسمّٰی تھا جواب موجود نہیں ہے۔ صحیح مسلم باب النکاح المتعة جلد چہارم صفحہ ۱۳۔

۵۳ عائشہ نے کہا'' پہلے قرآن میں یہ اُترا تھا کہ دس بار دودھ پلائے تو حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار پلانا ٹھہرا، رسولؐ اللہ

کی وفا ت ہوئی اور لوگ اس کو قرآن میں پڑھتے تھے''۔موطا امام مالک ترجمہ اردو مکتبۂ رحمانیہ لاہور ص ۴۳۴

۵۴ عن انس بن مالک قال قُمتُ ورآء ابی بکر ، و عمر و عثمان فکلھم کان لا یقرآء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اذا افتتحو الصلوٰۃ :ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ نماز کو کھڑا ہوا میں پیچھے ابوبکر، عمر، اور عثمان کے جب نماز شروع کرتے کوئی اُن میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھتا تھا۔موطا امام مالک اردو ترجمہ صفحہ ۶۷۔

۵۵ ابن مردویہ سے عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ عہد رسولؐ میں آیہ بلغ کو یوں پڑھا کرتے تھے۔یا ایھاالرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولیٰ المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی (نوٹ:اس دلیل کے باوجود شیعہ تحریف کے قائل نہیں ہے) جلد ۲ ص ۲۹۸

۔

۵۶ عبداللہ ابن مسعود کے مصحف میں پہلی سورہ بقرہ تھی۔اس میں الحمد اور معوذتین شامل نہیں ہے۔اور حضرت علیؑ کے مصحف کی ابتدائی سورہ اقراء تھی۔قرآن جس طرح نبی اکرمؐ پر نازل ہوا۔آپؐ نے اسے محفوظ اور مرتب شکل میں اُمت کو دیدیا اور یہ مصحف (قرآن) رسولؐ اللہ کی زندگی میں لکھا ہوا مرتب شکل میں بھی موجود تھا۔احسن البیان ''ترتیب قرآن'' قسط نمبر ۲ ڈاکٹر فرحت جمشید ہیوسٹن ،ٹیکساس امریکہ طبع اردو ٹائمز، نیویارک مورخہ ۹ آگسٹ ۲۰۰۱ء۔

۵۷ ا بن جریر نے کلیب سے روایت کی ہے کہ روز جمعہ عمر ابن خطاب نے جب سورہ آل عمران کی قرات کی تو کہا کہ'' میں فرار ہو گیا تھا روز اُحد اور ایک پہاڑ پر چڑھکر مانند ایک بکری کے بچے کے اُچھل کود رہا تھا''۔درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۸۸۔

۵۸ سورۃ بقرہ میں تمام قاریان'' فومہ ''یعنی گیہوں کہتے تھے اور ابن مسعود''**ثومہ**''(لہسن)۔حاشیہ صحیح بخاری باب شیاطین، جلد ۶ ص ۷۔

۵۹ سورہ حجر لفظ **فزع** اور **فرغ** کی قرات میں فرق اصحاب کے زبانی۔صحیح بخاری باب سورہ حجر حدیث ۲۲۴ ج ۶ ص ۱۹۵۔

۶۰ ابن عباس اور عمر ابن خطاب کی قرائت میں فرق انما فَتَنَّاہُ کے بجائے انما فَتَنَاہُ پڑھتے تھے ۔صحیح بخاری باب ۳۴۰ حدیث ۶۴۴ جلد ۲۔

۶۱ سورہ حج آیت ۵۲۔ وماارسلنا من قبلک من رسول ولانبی، ابن عباس ''ولا نبی'' کے بعد ''ولامحدث'' پڑھتے تھے۔ صحیح بخاری مناقب عمر حدیث ۳۸، جلد ۵، ص ۳۴۔

۶۲ سورۃ کہف آیت ۷۹، وکان ورآئھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا ابن عباس یوں پڑھتے تھے، وکان امامھم ملک یاخذہ کل سفینۃ صالحۃ ۔صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ کہف، حدیث ۲۴۹، جلد ۶ ص ۲۲۲ تا ۲۲۳۔

۶۳ سورۃ کہف آیت ۸۰، واما الغلٰم فکان ابوٰہ مؤمنین ابن عباس کی قرات واما الغلٰم کے بعد فکان کافرا تھا صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ کہف حدیث ۲۴۹، جلد ۶، ص ۲۲۲۔

۶۴ ابوالاسود نے کہا ابوموسیٰ اشعری نے بصرہ کے قاریوں کے جو تین سو تھے کہا کہ قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت ہو جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے کہ تم سے قبل کے دل سخت ہو گئے ہیں۔ ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سختی میں سورہ برأت کے برابر تھا پھر میں اس سورہ کو بھول گیا مگر اس سورہ کی ایک آیت یاد رہی'' اگر آدمی کے دو میدان ہوتے ہیں مال کے تب وہ تیسرے کو ڈھونڈتا رہتا ہے اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا'' اور ایک سورہ پڑھتے تھے اس کو مسبحات (جیسے سورۃ جمعہ وغیرہ) میں کی ایک سورۃ کے برابر طول میں جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں کی ایک آیت یاد ہے'' اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات کہتے ہو اور کرتے نہیں وہ بات تمہارے گردن میں لکھے جاتی ہے اور قیامت کے دن تم سے سوال ہوگا۔ صحیح مسلم کتاب: الزکوٰۃ باب کراھۃ الحرص علی الدنیا۔ جلد سوم، ص ۶۶۔

۶۵ عائشہ نے کہا کہ قرآن میں دودھ دس بار پینے سے حرمت کرنا ہے منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسولؐ اللہ کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا جو اب قرآن میں نہیں۔ صحیح مسلم کتاب الرضاع دودھ پلانے کے مسائل۔ جلد چہارم، ص ۶۸۔

۶۶ عائشہ نے اپنے خادم ابو یونس کو کلام اللہ لکھنے کا حکم دیا اور جب وہ اس آیت پر پہنچا حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ تو عائشہ نے کہا کہ یوں لکھو'' حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ والصلواۃ العصر اس لئے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے ایسا ہی سنا'' (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۷ یہ ایسا اب نہیں ہے)۔ سنن ابوداؤد، جلد اول صفحہ ۱۹۹۔

۶۷ آنحضرتؐ بلیٰ قد جاؤتکَ اٰیتی فکذبتُ بہا واستکبرتِ و کنتِ من الکافرین سورۃ زمر ۵۹ پڑھتے تھے واحد مونث حاضر کی ضمیر اب جمہور اقرأ کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر سے ہے۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم ص ۲۴۱۔

۶۸ آنحضرتؐ سورہ والذاریات میں انی انا الرزاق ذوالقوۃ المتین پڑھتے تھے اب مشہور قرأت اناللہ ھوا الرزاق ذوالقوۃ

المتین ہے۔سنن ابوداؤد،جلدسوم ص ۲۴۱۔

۶۹ امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا اس آیت کی تفسیر اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعو الیٰ ذکر اللہ تو ابن شہاب نے کہا عمر ابن خطاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الیٰ ذکر اللہ۔ کتا ب موطا امام مالک باب ماجاء فی السعی یوم الجمعۃ۔ص ۸۸

۷۰ **ان لا ترغبوا عن آباء کم فانه کفر بکم ان ترغبو عن آبائکم او ان کفرا بکم:** عمر ابن خطاب نے ایک طویل خطبہ دیا جس میں انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی کتاب میں دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھتے تھے کہ اپنے باپ داداوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا نہ بناؤ یہ کفر ہے۔صحیح بخاری کتاب المحاربین باب رجم الحبلی من الزنااذا احصنت۔تیسیر البخاری ج ۸ ص ۵۶۹ ؛سیرۃ ابن ہشام اردو باب خطبه عمر عند بیعة ابی بکر ج ۲ ص ۸۰۸؛البدایۃ والنھایۃ ابن کثیر عربی ج ۵ ص ۲۶۶۔